شیعہ کیمونٹی اسلام کی اپوزیشن ہے۔ افغانستان میں اس کی سازشیں اسلحہ سمیت پوری دنیا پر آشکار ہو چکی ہیں۔ایران اپنا جرم چھپانے کے لئے پاکستان پر جھوٹے الزامات کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔ کیونکہ افغانستان میں طالبان کی کامیابیوں میں اسے اپنے خود ساختہ دھرم کی موت نظر آرہی ہے۔ (ضربِ مومن کراچی)

○ افغانستان امریکہ کے لئے ناقابل تسخیر ہے

○ افغانستان میں خلافتِ اسلامیہ کا قیام جمہوریت کی موت ہے

○ امیرالمؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن یہود و نصاریٰ کے لئے چیلنج ہیں

○ امریکہ افغانستان میں نافذ مکمل شرعی نظام سے خائف ہے

○ یہ محض سیاسی نہیں بلکہ دو نظاموں کی جنگ ہے (سید محمد کفیل بخاری)

(ملتان) افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ کے بعد پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ پاکستان کے عوام بھی امریکی جارحیت کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور افغانستان و سوڈان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ ۲۱/ اگست کو بعد نماز جمعہ چوک گھنٹہ گھر ملتان میں جمیعتہ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، سپاہ صحابہ اور دینی مدارس کے طالبان نے ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان امریکہ کے لئے ناقابل تسخیر ہے۔ افغان عوام محض اللہ پر بھروسہ کر کے کفار و مشرکین کے خلاف مصروف جہاد ہیں فتح و کامرانی ان کا مقدر ہے اور پورا عالم اسلام ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امیرالمؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن یہود و نصاریٰ کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں۔ اسامہ، مسلم امہ کے ہیرو بن کر ابھرے ہیں۔ امریکی حملہ انتہائی شرمناک اور بزدلانہ کارروائی ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کا نام نہاد دعویدار امریکہ خود انسانیت کا قاتل اور بین الاقوامی دہشت گرد ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔

....

۲۷/ اگست کو حرکت المجاہدین ملتان کے زیر اہتمام جامع مسجد رشیدیہ میں "اسامہ زندہ باد کانفرنس" منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں امیر احرار حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے بھی شرکت کی۔ سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ.........افغانستان میں مکمل شرعی نظام کا نفاذ پوری دنیا کے کفار و مشرکین کے لئے پریشانی کا سبب ہے۔ امریکہ اسرائیل اور ایران نہیں چاہتے کہ

افغانستان دنیا کے نقشہ پر ایک صحیح اسلامی ریاست کے طور پر ابھرے۔ کفریہ طاقتیں اپنے ناپاک عزائم میں ناکام ہوں گی اور طالبان کے قدموں کی چاپ اب یورپ میں بھی سنائی دے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دینی مدارس کے طالبان افغانستان کے طالبان کے شانہ بشانہ ہیں اور امارت اسلامی افغانستان مضبوط و مستحکم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں خلافتِ اسلامیہ کا احیاء جمہوریت کی موت ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے انگریزی استعمار کے خلاف بھرپور جہاد کیا

شاہ جی۔ مجاہدین بالاکوٹ کی صدائے بازگشت تھے

ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن شاہ جی کے خوابوں کی تعبیر ہیں

دار بنی ہاشم ملتان میں یوم امیر شریعت کے جلسہ سے امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری، ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مرکزی ناظم نشرو اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ اور سید کفیل بخاری کا خطاب

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک آزادی کے عظیم رہنما تھے، انہوں نے اپنی شعلہ بار خطابت سے برصغیر کے عوام میں انگریز سامراج سے آزادی حاصل کرنے کا شعور بیدار کیا۔

ان خیالات کا اظہار ۲۸/ اگست کو دار بنی ہاشم ملتان میں حضرت امیر شریعت کے پینتیسویں یوم وفات پر منعقدہ جلسہ سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ صرف ایک خطیب ہی نہیں بلکہ دین اسلام کے عظیم مبلغ، سیاسی رہنما اور مجاہد تھے۔ انہوں نے انگریز سامراج کے علاوہ اس کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے بھی اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری گہرے سیاسی شعور کے مالک تھے۔ ان کی بعض پیشین گوئیاں آج حرف بحرف سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید اور مجاہدین تحریک آزادی کی باقیات میں سے تھے۔ انہوں نے برصغیر کے لاکھوں عوام میں جہادی روح پھونکی اور ان کے دلوں میں انگریزی استعمار کے خلاف نفرت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ میری جماعت امیر شریعت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا بھر کی مسلم جہادی تنظیموں کی اخلاقی، سیاسی اور عملی حمایت کرتی ہے۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم نشرو اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ جس طرح

انگریزی استعمار کو جہاد کے ذریعے برصغیر سے نکالا گیا اسی طرح امریکی استعمار کو بھی ایشیاء سے نکال دیا جائے گا۔

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن شاہ جی کے خوابوں کی تعبیر ہیں۔ جلسہ کی صدارت مجلس احرار اسلام ملتان کے ناظم جناب شیخ بشیر احمد نور محلی نے کی۔ حافظ محمد اکمل نے تلاوت قرآن اور حافظ محمد اکرم نے نعت و نظم پیش کی جب کہ احمد معاویہ اسٹیج سیکرٹری تھے۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے اور فضاء کو ہلا کر رکھ دیا "امریکی کتو! ایشیاء سے نکل جاؤ"

لاہور (احمد معاویہ)

○ افغانستان اور سوڈان پر امریکی جارحیت عالمِ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے

○ امیر المومنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن مسلمانوں کے ہیرو ہیں

لاہور میں مجلس احرار اسلام کے احتجاجی مظاہرہ سے چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ
چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر اور دیگر رہنماؤں کا خطاب

"اسامہ بن لادن...... عالم اسلام کے عظیم ہیرو، مسلمانوں کے بے مثال مجاہد، کفار و مشرکین کے لئے ایک خطرناک "دہشت گرد"...... ترهبون به عدو الله کا مظہر..... مسلمان جب ان کا نام سنتے ہیں انگ انگ خوشی و مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے، جبکہ کفار ان کا نام سنتے ہی کانپ کانپ جاتے ہیں۔ امریکیوں کے اعصاب پر اسامہ بن لادن اور ان کے فدائین کا خوف سوار ہے کہ نجانے کب اسامہ کا کوئی فدائی موت کا پروانہ بن کر ان کے سامنے آجائے۔

یہ اس خوف اور دہشت کا نتیجہ ہے کہ امریکہ نے طے شدہ فیصلہ کے تحت ۲۰ اور ۲۱ اگست کی درمیانی رات افغانستان اور سوڈان پر کروز میزائلوں سے حملہ کر دیا۔ دونوں ممالک میں ہدف اسامہ بن لادن کے ٹھکانے تھے۔ امریکہ اسامہ بن لادن کا تو بال بھی بیکا نہیں کر سکا مگر اس حملہ میں بیسیوں مجاہدین شہید ہو گئے۔ زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ جب کہ املاک کا جو نقصان ہوا اس کی تفصیلات اب تک سامنے نہیں آسکیں۔

امریکہ کی یہ کارروائی انتہائی شرمناک اور بزدلانہ تھی۔ اگلے دن جمعہ تھا اور پورا عالم اسلام دیوانہ وار غم و غصے اور اضطراب و احتجاج کی حالت میں سڑکوں پر آرہا تھا۔ وہ افغانستان اور سوڈان، اسامہ بن لادن اور امیر المومنین ملا محمد عمر کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے تھے۔

مجلس احرار اسلام لاہور کی جانب سے ۲۲ اگست ہفتہ کے روز امریکہ کی اس عالمی دہشت گردی کے خلاف اور مجاہدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے بعد نماز عصر مسجد شہداء مال روڈ پر مظاہرے کا اعلان تھا۔

احرار کارکن عصر کی نماز سے پہلے ہی مسجد شہداء پہنچ گئے تھے۔ نماز کے بعد بزرگ احرار رہنما جناب چودھری ثناء اللہ بھٹہ، چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، جناب پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا محمد یوسف احرار اور جناب میاں محمد اویس کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔ احرار کارکنوں نے مختلف بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ عالم اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ بطل جلیل ملا محمد عمر اور مرد حر اسامہ بن لادن عالم اسلام کے عظیم ہیرو ہیں۔ دنیا کے تین بڑے شیطان۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران، انسانیت کا قاتل، بل کلنٹن، تیری شان میری شان۔ طالبان طالبان، دل دل، جان جان۔ طالبان طالبان وغیرہ وغیرہ۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ امریکہ یہ بات بھول جائے کہ وہ اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں سے مجاہدین کے راستے کو روک سکے گا۔ امریکہ کے ان حملوں نے مسلمانوں میں جہاد کی ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اب مسلمانوں کے گھر گھر سے اسامہ جنم لیں گے۔ اسامہ بن لادن ہمارا ہیرو ہے اور ہم اپنے ہیرو کی مرتے دم تک حفاظت کریں گے۔

جناب چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کہا اب عمل کا وقت آگیا ہے۔ تمام عالم اسلام کو امریکی و یورپی استعمار کے خلاف متحد ہونا چاہیئے، امریکہ کو ایسا مار بھگائیں کہ آئندہ کبھی کسی دوسرے ملک میں داخل ہونے کا سوچے بھی نہ۔ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے اس اقدام کی وجہ سے پوری دنیا میں ذلیل ورسوا ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اب کوئی طاقت اسے روس کی طرح شکست وذلت سے نہیں بچا سکتی۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے سیکرٹری نشرو اشاعت حافظ احمد معاویہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے بدکار و بدمعاش صدر بل کلنٹن کو بن لادن فوبیا ہو گیا ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت بھی مارے ڈر کے اسامہ اسامہ بڑبڑاتا رہتا ہے۔ بڑبڑاہٹ میں اس نے افغانستان اور سوڈان میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ایسی بزدلانہ کارروائیوں سے غلبۂ اسلام کا راستہ نہیں روک سکتا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ افغانستان اور سوڈان وہ اسلامی ممالک ہیں جہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے۔ امریکہ کے یہ حملے دونوں ملکوں کو دھمکانے اور مجاہدین کو آئندہ جہاد سے باز رکھنے کے لئے ہیں۔ مگر امریکہ یہ بات جان لے کہ جہاد ہماری زندگی ہے ہم امریکہ کے غرور و تکبر کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ مملکت اسلامی افغانستان اور عالم اسلام کے عظیم جرنیلوں امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن کی مرتے دم تک حفاظت کریں گے۔

مظاہرے کے دوران وقفے وقفے سے زبردست نعرہ بازی ہوتی رہی۔ جناب پروفیسر خالد شبیر احمد کی مختصر تقریر کے بعد مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔

گڑھا موڑ (حافظ گوہر علی)

کلنٹن بین الاقوامی دہشت گرد اور اسلام کا کھلا دشمن ہے

(مرکزی ناظم اعلیٰ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی)

۲۴ اگست کو بعد نماز ظہر مجلس احرار اسلام ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام افغانستان و سوڈان پر امریکی حملے اور دہشت گردی کے خلاف مدرستہ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کی۔ یہ ایک بڑا جلوس تھا جو امریکی دہشت گردی کے خلاف سراپا احتجاج تھا۔ شرکاء جلوس عظیم مجاہد اسامہ بن لادن اور افغانی و سوڈانی مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کر رہے تھے جلوس چوک اڈا گڑھا موڑ پر ایک بڑے جلسہ کی صورت اختیار کر گیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالنعیم نعمانی نے کہا کہ امریکہ نے امت مسلمہ کو للکار کر اپنی موت کا راستہ ہموار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی بدکار، اقبالی مجرم اور دہشت گرد بل کلنٹن اسلام کے مجاہدین کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ امت مسلمہ کا بچہ بچہ اس ظلم کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ کلنٹن اس ظلم کی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے شرکاء جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان ابھی تک مخمصے میں ہے اور امریکی دہشت گردی کے خلاف قابل ذکر احتجاج نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات محل نظر ہے کہ امریکہ نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے افغانستان پر بزدلانہ حملہ کرتے وقت پاکستانی سرزمین کو استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران منافقت ترک کر کے واضح خارجہ پالیسی اختیار کریں۔ اور سوڈان اور افغانستان کے مجاہدین کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ حیرت ہے پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے بعد بھی ہمارے حکمران بزدلی اور منافقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کو امریکہ کے جارحانہ اقدامات کے حوالے سے واضح اور دو ٹوک مؤقف اختیار کرنا چاہیے۔ جلوس کے شرکاء نے مختلف نعروں پر مشتمل کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر امریکہ مردہ باد۔ عیسائیت و یہودیت مردہ باد۔ کلنٹن بین الاقوامی دہشت گرد ہے۔ شرکاء جلوس سے مقامی رہنماؤں حاجی محمد اقبال اور مہر اللہ بخش سٹھیار نے بھی خطاب کیا اور امریکی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنی طاقت کے گھمنڈ اور دہشت گردی سے اسلام کے مجاہدوں کو نہیں دبا سکتا۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ۲۵/ اگست کو وہاڑی شہر گول چوک میں بھی احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس سے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور مولانا عبدالنعیم نعمانی نے خطاب کیا۔ ان مظاہروں میں حرکت الانصار کے مجاہدوں اور نوجوانوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

محمد معاویہ رضوان ــــــــــ ناظم نشریات مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی

اُسامہ بن لادن مستقبل میں غلبۂ اسلام کی علامت ہیں

امریکہ کو اس کے لگائے ہوئے زخموں کا اب مکمل حساب چکانا ہوگا۔

حکمران طبقہ اپنے اقتدار کی امان چاہتا ہے تو اسے منافقانہ طرزِ عمل ترک کرنا ہوگا

امریکی جارحیت اور افغانستان اور سوڈان پر حملے کے خلاف مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیر اہتمام اسامہ لورز فورم اور کرش امریکہ فورم کے تعاون سے ۲۳/اگست بروز اتوار بعد نماز عصر پریس کلب کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین پریس کلب کی بلڈنگ کے سامنے پہنچے تو مقامی صحافی حضرات پہلے سے وہاں موجود تھے اور چیچہ وطنی پریس کلب کے صدر جناب محمد اسلم شیخ (ابن احرار رہنما شیخ محمد صادق مرحوم) کی قیادت میں صحافیوں نے خوش آمدید کہا۔ حافظ محمد شریف کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مظاہرے کی غرض وغایت بیان کی گئی اور فلک شگاف نعروں کی گونج میں جلوس اوکاڑہ روڈ کی طرف ممتاز عالم دین اور جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد ارشاد، عبداللطیف خالد چیمہ، شیخ عبدالغنی، صرافہ ایسوسی ایشن کے صدر حافظ محمد بلال، رائے نیاز محمد خان، انجمن شہریان کے صدر چودھری انوارالحق، الحمدرد فاؤنڈیشن کے صدر عبدالشکور اور نیامت علی، شرافت علی کی قیادت میں روانہ ہوا۔ جلوس کی پہلی رو میں احرار کارکنوں، تحریک طلباء اسلام کے نوجوان، دارالعلوم ختم نبوت، دارالعلوم مدنیہ بلاک نمبر ۱۸، دیگر مدارس اور تعلیمی اداروں کے طلباء نے احرار کے پرچم، بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر یہ نعرے درج تھے۔ انقلاب افغانستان زندہ باد، میری آن تیری شان۔ طالبان طالبان، اسامہ جی۔ تیرا رب راکھا، کرش امریکہ، ہماری منزل۔ صرف اسلامی نظام، مظاہرین امریکہ کے خلاف اور اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی حمایت میں پرجوش نعرہ بازی کرتے ہوئے مین بازار سے ہو کر شہداء ختم نبوت چوک پہنچے۔ اور مظاہرہ جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔ مظاہرین نے امریکی پرچم کو نذر آتش کیا۔ اور امریکی صدر کلنٹن کے پتلے کو جوتے مار مار کر آگ لگائی۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ارشاد، عبداللطیف خالد چیمہ، جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان، اور قاری محمد عبداللہ نے کہا کہ امریکہ کان کھول کر سن لے کہ اسے مسلم اُمہ کو لگائے ہوئے تمام زخموں کا اب مکمل حساب چکانا ہوگا۔ اسامہ بن لادن مستقبل میں غلبۂ اسلام کی علامت ہیں۔ روس جیسی سپر طاقت ٹوٹنے کے بعد اب امریکہ کی باری ہے۔ خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی اور اہل ربوہ پاکستان میں امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ ہیں۔ ہم کفر اور اس کے ایجنٹوں کو بھگا کر ہی دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہمارا مقدر ہے۔ نواز شریف اپنی اور اپنے اقتدار کی امان چاہتے ہیں تو پھر دوٹوک انداز میں

افغانستان پر تازہ امریکی حملے اور طالبان کے مسئلہ پر منافقت ترک کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ حجاز مقدس سے امریکی فوجوں کو نکالنا ہوگا اور پاکستان کو امریکی اثرات سے پاک کرنا ہمارا اوّلین مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ این جی اوز پر پابندی لگائی جائے۔

مولانا جمیل احمد، قاری محمد قاسم، مولانا منظور احمد، حافظ حبیب اللہ رشیدی، محمد فیاض، ابومعاویہ سراج الدین، ابو معاویہ محمد ابراھیم اور دیگر ساتھیوں نے مظاہرے کے دوران نظم و ضبط سنبھالے رکھا جلوس مولانا احمد ہاشمی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

محمد عمر فاروق (تلہ گنگ)

- **مجلس احرار اسلام دینی سیاست کی علمبردار جماعت ہے**
- **جمہوریت، کافرانہ نظام ہے جس نے انسانوں کو ظلم و ناانصافی کے سوا کچھ نہیں دیا**
- **جماعت صحابہ کرام کا ہر فرد راشد و عادل ہے**
- **دوالمیال میں مسلمانوں کی مسجد پر قادیانیوں کا قبضہ ناجائز اور غاصبانہ ہے**

ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کا چکوال
دوالمیال، تلہ گنگ اور چکڑالہ میں تنظیمی و تبلیغی اجتماعات سے خطاب

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ ۲۴ جولائی کو مجلس احرار اسلام تیوال کی دعوت پر امین آباد چکوال تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ جناب چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ امیر مجلس احرارِ اسلام لاہور اور جناب شاہد بٹ بھی تھے۔ یوں تو حضرت پیر جی مدظلہ یہاں بارہا جلوہ افروز ہوئے، مگر اس دورے کی خصوصیت آپ کا مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام خطاب عام تھا۔ قاری عبدالقیوم صاحب حنفیہ مسجد امین آباد چکوال کے خطیب ہیں۔ وہی حضرت پیر جی کے میزبان تھے۔ حضرت پیر جی نے انہی کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجلس احرار اسلام اپنے روزِ تاسیس سے دینی سیاست کی قائل ہے۔ وہ سیاست جو نبی کریم علیہ السلام نے تئیس سال تک جزیرۃ العرب پر کی۔ مروجہ سیاست افلاطون کی ایجاد ہے۔ جس نے وقت کے نبی کا کلمہ پڑھنے کی بجائے اپنے خود ساختہ جمہوری نظام کا ڈھنڈورہ پیٹا اور دین الٰہی کی مخالفت پر کمر بستہ رہا۔ لادین جمہوریت نے انسانیت کو بدامنی، بے سکونی، ناانصافی، لسانی اور صوبائی تعصبات، دین سے دوری اور اخلاقیات کے قتل کے سوا کچھ نہیں دیا۔ دین اسلام ہی وہ واحد الٰہی نظام ہے جس پر عمل پیرا ہو کر خلق خدا دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے

بہرہ ور ہو سکتی ہے اور اس سے روگردانی دونوں جہانوں میں بربادی وناکامی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے جانثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا خصوصی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیدنا محمد کریم علیہ السلام اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے درمیان واحد واسطہ ہیں جن کے ذریعے ہم تک اسلام کی سدا بہار ٹھنڈی ہوائیں پہنچیں۔ صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام کی ایک ایک اداء کو اپنے دل ودماغ میں سمویا اور انہیں کسی آمیزش کے بغیر ہم تک بحفاظت پہنچایا۔ اللہ کے تمام نبی اور رسول معصوم ہیں اور حجتہ اللہ فی الارض ہیں۔ جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفوظ عن الخطاء ہیں۔ ان کا تقویٰ، اخلاص، رشدوہدایت، اور ایمان ہمارے لئے تاقیامت مینارۂ نور اور معیار حق وصداقت ہے۔ ان کی زندگی میں ان کے ایمان کے اکمل ہونے اور جنتی ہونے کی بشارت انہیں خود اللہ کے رسول نے دی جو ان کی لازوال اور بے مثال وفاؤں کا صلہ تھی جو انہوں نے نبی کریم علیہ السلام سے کی تھی۔ اللہ کے قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عادل، راشد، صادق، مفلح اور امین، ایسے القاب بخشے، جنہیں کوئی چھین نہیں سکتا۔

حیرت ہوتی ہے کہ آج کے بعض نام نہاد مفکر، عالم اور خود ساختہ قائد جو اپنے جسموں کی پاکیزگی کی قسم نہیں کھاسکتے۔ صحابہ کو خطاکار، باغی، خاطی اور فاسق کہتے ہیں اور اپنی ناپاک زبان سے یہ گندگی اگلتے ہوئے اللہ کے عذاب الیم اور رسول کریم علیہ السلام کی ناراضی سے نہیں ڈرتے۔ میں اتنا حق تو رکھتا ہوں کہ جو صحابہ کو نعوذ باللہ خائن کہے میں اس کو غلط کہوں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ خود خائن، ظالم، باغی اور خاطی ہے۔ صحابہ کا دفاع کیجئے آخرت سنور جائے گی اور منکرین صحابہ سے قطع تعلق کیجئے نجات ہو جائیگی

حضرت پیر جی مدظلہ کے تفصیلی خطاب میں عوام کا جمِ غفیر اس طرح گوش بر آواز تھا کہ کوئی متنفس اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اس کامیاب اجتماع کے انعقاد کا سہرا مجلس احرار اسلام چکوال کے رہنماؤں جناب صوفی ابو معاویہ عبدالرحمن، جناب مولانا ابوزکریا اور بھائی تنویر اختر ایسے پُر خلوص اور انتھک مجاہدین احرار کے سر ہے۔ جنہوں نے بعض عاقبت نااندیش "شیاطین الانس" کی مخالفت کے باوجود بھرپور اجتماع کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر راولپنڈی سے جناب مولانا ابوذر غفاری اور رفیق غلام ربانی، تلہ گنگ سے شیخ فہیم اصغر اور محمد اشفاق جبکہ دوالمیال سے جناب سید سبط الحسن اور جناب مسعود الرسول کی قیادت میں قافلوں نے شرکت کی۔

دوالمیال میں حضرت پیر جی مدظلہ کا خطاب

دوالمیال ایک چھوٹا سا مگر سرسبز وشاداب اور پہاڑوں میں گھرا ہوا علاقہ ہے۔ چکوال سے پون گھنٹے کی مسافت پر ایک پُر فضا مقام "چوآسیدن شاہ" آتا ہے "چوآ" پوٹھوہاری میں پانی کے چشمہ کو کہتے ہیں۔ یہاں چشموں کی کثرت ہے اور سیدن شاہ نامی ایک بزرگ کا مزار بھی ہے۔ اسلئے یہ علاقہ چوآسیدن شاہ کے نام سے

منسوب ہے۔ چو آسیدن شاہ سے آگے ہندوؤں کا قدیمی متبرک قصبہ "کٹاس" آتا ہے جہاں سے ایک سڑک دوالمیال کو جاتی ہے۔ دوالمیال بھی ایک قدیم قصبہ ہے۔ جو چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کی متمول اقلیتی آبادی قادیانی ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اوّل میں یہاں کے قادیانی وڈیروں نے انگریز کو فوجی بھرتی دی۔ جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو انگریز کے دربار میں خصوصی رسوخ حاصل ہوا۔ مادی مفاد کے حصول کے لیے کئی دیگر خاندان ان کے نرغے میں آکر قادیانی ہو گئے۔ جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ایسے قادیانی فوجی افسران کا تعلق بھی دوالمیال سے ہی تھا۔ اور آج بھی پاک فوج میں یہاں کے قادیانی اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں جو یہاں کی غریب آبادی پر اپنے ظلم و تشدد اور ان کے جائز حقوق پر بھی ڈاکہ زنی سے دریغ نہیں کرتے۔ قادیانیوں نے کچھ عرصہ پہلے دوالمیال کی ایک قدیم مسجد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تو یہاں کے امن پسند مسلمانوں نے آئینی راستہ اختیار کرتے ہوئے عدالت میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ جو گزشتہ کئی سال سے جاری ہے۔ مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ یہ مسجد ۱۸۶۰ء سے بھی پہلے تعمیر ہوئی۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ لہذا مسجد پر قادیانیوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ ابھی تک مسجد قادیانیوں کے قبضے میں ہے۔ انہوں نے مسجد میں مینارۃ المسیح کی طرز پر جدید مینار تعمیر کیا ہوا ہے اور وہاں ڈش انٹینا کے ذریعے اپنی تبلیغ بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔ کیس عدالت میں ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی وکیل مجیب الرحمن پیش ہوتا ہے (جسے مسلمانوں کی بدقسمتی سے لیگی حکومت نے حال ہی میں احتساب کمشین کا لیگل ایڈوائزر مقرر کر دیا ہے) جبکہ مسلمانوں کے وکیل مجاہد ختم نبوت جناب چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ ہیں۔ جنہیں ممتاز قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ قادیانیوں کی سر کوبی کے لئے ہمہ وقت کوشاں برصغیر پاک و ہند کی پہلی مسلمان جماعت مجلس احرار اسلام لاہور کے امیر بھی ہیں۔ وہ ہر پیشی پر لاہور سے طویل سفر کر کے چکوال تشریف لاتے ہیں۔ جناب ظفر اقبال عدالت میں اپنی بحث مکمل کر چکے ہیں جبکہ قادیانیوں کا وکیل ابھی تک ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے مقدمے کو طویل کرنے کی کوشش میں ہے۔ لیکن مسلمان ہر لحاظ سے مطمئن اور پُر یقین ہیں کہ جلد یا بدیر ان شاء اللہ العزیز فیصلہ ان کے حق میں ہو گا۔ اور وہ اس عزم صمیم کا بھی کھلے بندوں اعلان کرتے ہیں کہ اگر انہیں ان کا آئینی حق نہ دیا گیا تو وہ اپنے زور بازو سے اپنا حق حاصل کریں گے۔ دوالمیال کے غیور مسلمانوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے لئے ہمارا وہاں جانے کا عزم تھا کہ وہاں سے آئے ہوئے وفد نے باقاعدہ دعوت دے دی۔ چنانچہ ۲۵ جولائی کو ایک بجے کے قریب حضرت پیر جی مدظلہ کی قیادت میں جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ، جناب شاہد بٹ اور راقم السطور چکوال سے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ چو آسیدن پہنچے تو وہاں جناب سید سبط الحسن اور محترم مسعود الرسول ہاشمی کو منتظر پایا۔ سید سبط الحسن شاہ کے والد ماجد بھی حضرت پیر جی مدظلہ کی ملاقات کے لئے اپنے دواخانہ سے اٹھ کر آئے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے والد صاحب اور دادا شروع سے قادیانیت کے خلاف محاذ پر خدمات سر انجام دیتے رہے۔ دادا جی نے قادیانیت کے ردّ میں کتاب بھی

لکھی۔اور ان ہر دو حضرات کی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے بڑی عقیدت تھی۔ اس مختصر ملاقات کے بعد ہمارا قافلہ کٹاس سے ہوتا ہوا دوالمیال پہنچا۔ ''مسجد سید لال شاہ'' ہمارا پڑاؤ تھا جہاں ظہر کی نماز ادا کی جارہی تھی۔ جلدی سے جماعت کے ساتھ شریک ہوئے۔ نماز کے فوراً بعد وہاں جلسہ کا پروگرام بنادیا گیا اور لوگ جوق در جوق مسجد میں پہنچنے لگے۔ مجاہد ختم نبوت جناب مسعود الرسول ہاشمی نے بطور سٹیج سیکرٹری اپنے فرائض سنبھالے اور ڈلوال سے آئے ہوئے مہمان مولانا محمد ارشد معاویہ کو تلاوت قرآن مجید کی دعوت دی۔ جناب سید سبط الحسن نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مختصر گفتگو کے لئے جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ سٹیج پر تشریف لائے تو فضاء ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا یقیناً عظیم کام ہے۔ جو ہم سب کی نجات کا ضامن ہے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے اور اسے اپنے معبد میں تبدیل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مسجد ہے اور مسجد ہی رہے گی۔ اور ان شاءاللہ مسلمانوں کو مل کر رہے گی۔ اس کیس کی پیروی میرے لئے باعث صد تکریم وسعادت اور ذریعۂ نجات ہے۔ جناب مسعود الرسول نے حضرت پیر جی مدظلہ کو دعوت سخن دینے سے پہلے کہا کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مجلس احرار اسلام ہند نے قادیانیوں کے گڑھ ''قادیان'' میں فاتحانہ قدم رکھا۔ مسجد ومدرسہ ختم نبوت ایسے مضبوط دینی ادارے قائم کئے تو ۱۹۷۶ء میں پاکستان میں قادیان سے اٹھ کر ربوہ میں آباد ہونے والے قادیانیوں کے استیصال کے لئے مجلس احرار اسلام پاکستان نے فرزندان امیر شریعت کی ولولہ انگیز قیادت میں ربوہ میں مسلمانوں کی پہلی مسجد، مسجد احرار اور مدرسہ ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس سے قادیان سے ربوہ تک قادیانی امت کو ہزیمت اٹھانی پڑی اور ختم نبوت کا علم بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ یہ کتنا عجیب اتفاق ہے کہ آج قادیانیوں کے تعاقب میں احرار جگردار حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی رہبری میں دوالمیال تک آپہنچے ہیں جو اس حقیقت کی نقاب کشائی کرتا ہے کہ قادیان اور ربوہ کی طرح دوالمیال بھی عنقریب قادیانیوں کی ذلت ورسوائی اور ان کی پامالی وشکست فاش کے لئے میدان عبرت ثابت ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی حضرت پیر جی مدظلہ سٹیج پر تشریف لائے تو فلک بوس نعروں سے دوالمیال کی سرزمین تھرا اٹھی۔ حضرت پیر جی مدظلہ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ: ''میں اس وقت اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالی نے مجھے آج اس علاقہ میں تحفظ ختم نبوت کے عظیم کام میں حصہ ڈالنے کی توفیق اور سعادت بخشی۔ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ جس کا تحفظ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔ ختم نبوت کا انکار مسیلمۃ الکذاب کا پیرو بناتا ہے جبکہ ختم نبوت کا اقرار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلاتا ہے اور دین ودنیا کی سرفرازیاں اور بلندیاں عطاء کرتا ہے۔ جناب محمد کریم علیہ السلام

خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا، چاہیے وہ ظلّی و بروزی یا تشریعی یا غیر تشریعی ہونے کا دعویدار بھی ہو، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں مرتد و زندیق اور قابل گردن زدنی ہے۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے فرمایا کہ اس مختصر ملاقات میں چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ پھر زندگی رہی تو تفصیلی گفتگو ہوگی۔ یاد رکھیے انبیاء علیہ السلام اس دھرتی پر اللہ کے خلفاء ہیں وہ سیرت وصورت، کردار و عمل، تقویٰ وطہارت، طاعت و بندگی اور معاملات دین ودنیا میں اپنے دور میں اللہ کے پسندیدہ اور برگزیدہ افراد تھے ان کی رسالت و نبوت کی گواہی اللہ نے دی اور خود اللہ ان کا رہنما و استاد ہوتا ہے۔ نبی سچا ہوتا ہے۔ نبی حکومت کا مطیع نہیں ہوتا۔ نبی دین اور دنیامیں حکومت وقت کا نہیں بلکہ صرف اللہ کے ہاں جوابدہ ہوتا ہے۔ وہ معصوم ہوتا ہے۔ کردار میں، جمال وکمال میں بے مثل ہوتا ہے۔ الغرض کوئی اس کے مقابل نہیں ہوتا۔

انگریزی حکومت کے خود کاشتہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کو نبی ماننا تو ایک طرف رہا، ہم کہتے ہیں کہ اس کے کردار پر گفتگو کرو کہ وہ بحیثیت انسان کس کردار کا مالک تھا۔ مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والو! کبھی تم نے سوچا ہے کہ جو شخص غیر محرم عورتوں سے میل جول رکھتا تھا۔انگریز کی اطاعت کو فرض عین قرار دیتا تھا۔ جسے گڑ اور پیشاب کے ڈھیلے کی تمیز نہ تھی۔ جو عقل اور شعور سے پیدل تھا۔ جو ایک آنکھ سے کانا اور زنا و شراب کا رسیا اور دلدادہ تھا۔ ایسی بے شمار عیوب کی مثال بد کو، کوئی شریف انسان ماننے پر آمادہ نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ وہ نبوت ایسے منصب عظیمہ کی گرد کو پہنچ سکے۔ نبوت تو وہ عظیم نعمت خداوندی ہے جو ان لوگوں کو عطاء کی گئی جو بشری عظمتوں کی بلندیوں پر فائز تھے۔ جن کی قدم قدم پر حفاظت خود اللہ نے کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک وقت میں مہدی اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ صرف اسی بات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی میرے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کی والدہ کا نام آمنہ اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ قادیان کے متنبی غلام احمد کے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور والدہ گھسیٹی کے نام سے معروف تھی۔ پھر حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس تک حکومت کریں گے جبکہ مسیح موعود کے جھوٹے دعویدار کو تو قادیان ایسے چھوٹے سے قصبے میں بھی چند روزہ حکومت نہ مل سکی۔ پھر کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی ساری زندگی ہندوستان سے باہر نہ جاسکا۔ اور ملکہ وکٹوریہ اور انگریز حکومت کا طواف کرتا رہا"۔ دوالمیال کے مسلمانوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے حضرت پیر جی مدظلہ نے فرمایا کہ:

"آپ لوگ قابلِ صد تبریک ہیں کہ آپ اس فتنۂ ضالہ کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ہم آپ کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ آپ کی آواز پر میرے احرار رضاکار دوڑے آئیں گے۔ یاد رکھیں! مسلمانوں کی سب سے بڑی وراثت عقیدۂ ختمِ نبوت ہے۔ اس عقیدہ کو پوری ایمانی قوت سے پھیلایئے تاکہ آپ کی نسلیں

قادیانیت ایسے ہر فتنے سے محفوظ رہ سکیں۔"

عصر کی نماز کے بعد کھانا تناول کیا گیا۔ اور پھر آئندہ جلد آنے کے عزم کے ساتھ، احباب سے واپسی کی اجازت لی گئی۔ امین آباد چکوال مغرب کے قریب پہنچے۔ حضرت حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ کی مسجد حنفیہ چکوال میں نماز مغرب اداء کی گئی۔ محترم ظفر اقبال اور جناب شاہد بٹ لاہور واپس روانہ ہوئے اور حضرت پیرجی مدظلہ تلہ گنگ تشریف لے گئے جہاں بعد نمازِ عشاء مدرسہ ابوبکر صدیق کے درجہ حفظ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں جناب قاری عزیزالرحمن مدرس مدرسہ ہذا کی تلاوت کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ مولانا فیض الرحمن خطیب مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ نے مدرسہ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ مدرسہ و مسجد قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی محنت و خلوص کا ثمر ہے۔ تلہ گنگ کے احرار کارکنوں نے اس محنت کو چار چاند لگائے اور آج یہ ادارہ کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اس کے بعد حضرت پیرجی مدظلہ نے "مسلمانوں کا نصاب قرآن مجید ہے" کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

۲۶/ اپریل کو حضرت پیرجی مدظلہ، چکڑالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے جہاں مقامی ناظم جماعت محمد خالد کے ظہور میڈیکل سٹور کا رکھی موڑ پر افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں احرار کے جاں باز مجاہد حضرت کپتان غلام محمد مرحوم کی قبر پر حاضری دی۔ پھر احرار کے مرکز مسجد سیدنا علی المرتضیٰ کا افتتاح فرمایا اور بعد نماز ظہر اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور رات تلہ گنگ واپس تشریف فرما ہوئے۔ یہاں ایک دن قیام کے بعد ربوہ تشریف لے گئے۔

ورق تمام ہوا اور سفر باقی ہے۔

سید محمد کفیل بخاری کی تنظیمی و تبلیغی مصروفیات

لاہور (نمائندہ نقیب) مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری ماہِ اگست میں جماعت کی تنظیم کے سلسلہ میں انتہائی مصروف رہے۔ ۷ تا ۱۲/ اگست لاہور دفتر میں قیام کیا اور مختلف احباب و کارکنان سے نجی ملاقاتوں کے علاوہ تنظیمی امور کے سلسلہ میں صلاح مشورہ کے بعد ہدایات دیں۔ ۱۳/ اگست کو گجرات روانہ ہوگئے۔ رات مدرسہ محمودیہ ناگڑیاں میں قیام کیا۔ ۱۴/ اگست کو ناگڑیاں میں ہی خطبۂ جمعہ دیا۔ اور شام کو واپس لاہور آگئے۔

۱۶/ اگست کو عازم چکوال ہوئے۔ مجلس احرار اسلام کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور جناب شاہد بٹ آپ کے ہمراہ تھے۔ چکوال میں جناب قاری عبدالقیوم صاحب کی تقریب نکاح تھی اور جناب سید کفیل بخاری نے خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا۔ تلہ گنگ سے جناب محمد عمر فاروق بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں چکوال میں تنظیم سازی کے لئے مختلف احباب سے ملاقات کے بعد لاہور واپس آگئے اور ۱۹/ اگست کو لاہور سے ملتان پہنچے ۲۷/ اگست کو چک نمبر W.B /۵۶ ضلع وہاڑی میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اس اجتماع میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی آپ کے ہمراہ تھے۔